یہ قرارداد ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ کو مجلس دستور ساز نے منظور کی جسے اسلامی قانون سازی کے حوالے سے اساسی دستاویز شمار کیا جاتا ہے۔ یہ قرارداد پہلے آئین میں بطور دیباچہ شامل رہی، بعد میں ۱۹۸۵ء میں اسے ۱۹۷۳ء کے دستور کا حصہ بنا دیا گیا۔

قرارداد مقاصد

''اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے، اس نے جمہور کے ذریعے مملکت پاکستان جو جو اختیار سونپا ہے، وہ اس کی مقررہ حدود کے اندر مقدس امانت کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

مجلس دستور ساز نے جو جمہور پاکستان کی نمائندہ ہے، آزاد و خود مختار پاکستان کے لیے ایک دستور مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جس کی رو سے مملکت اپنے اختیار او اقتدار کو جمہور کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال کرے گی۔

جس کی رو سے اسلام کے جمہوریت، حریت، مساوات، رواداری اور عدل عمران کے اصولوں کا پورا اتباع کیا جائے گا۔

جس کی رو سے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو قرآن وسنت میں درج اسلامی تعلیمات ومقتضیات کے مطابق ترتیب دے سکیں۔

جس کی رو سے اس امر کا قرار واقعی اہتمام کیا جائے گا کہ اقلیتیں، اپنے مذاہب پر عقیدہ رکھنے، عمل کرنے اور اپنی ثقافتوں کو ترقی دینے کے لیے آزاد ہوں۔

جس کی رو سے وہ علاقے جواب تک پاکستان میں دخل یا ہو جائیں، ایک وفاق بنائیں گے جس کے صوبوں کو مقررہ اختیارات و اقتدار کی حد تک خود مختاری حاصل ہوگی۔

جس کی رو سے بنیادی حقوق کی ضمانت دی جائے گی اور ان حقوق میں جہاں تک قانون و اخلاق اجازت دیں، مساوات، حیثیت ومواقع، قانون کی نظر میں برابری، عمرانی، اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہار خیال، عقیدہ، دین، عبادت اور جماعت سازی کی آزادی کی شامل ہوگی۔

جس کی رو سے اقلیتوں اور پسماندہ و پست طبقوں کو جائز حقوق کے تحفظ کا قرار واقعی انتظام کیا جائے گا۔

جس کی رو سے نظام عدل گستری کی آزادی پوری محفوظ ہوگی۔

جس کی رو سے وفاق کے علاقوں کی صیانت، آزادی اور جملہ حقوق، بشمول خشکی وتری اور فضا پر صیانت کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

تاکہ اہل پاکستان فلاح و بہبود کی منزل پا سکیں اور اقوام عالم کی صف میں اپنا جائز وممتاز مقام حاصل کریں اور امن عالم اور بنی نوع انسان کی ترقی وخوشحالی کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرسکیں''۔